تربیت اطفال میں محبت کے پہلو -تعلیمات نبوی کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

(The love and care in the training of the Children- An analytical study in the light of Prophetic guidance)

ڈاکٹر سجاد احمد*

ڈاکٹر اصغر علی خان*

The moral teachings and precepts of the Divine Prophet and his moral behaviour is the best means of leading a child to his ideal life. It goes without saying that both in personal and in social life the observance of moral principles is required of all. This article is written with the aim of better upbringing of children of the present age. The article best illustrates the affectionate, patient, loving and caring behaviour and attitude of Holy Prophet (P.B.U.H.) towards children. Holy Prophet Muhammad (PBUH) was very kind and affectionate to children. He (PBUH) loved them and always treated them with immense kindness and gentleness. In the article the topic clearly discuses about the childhood stages, children's religious, moral and social upbringing in the light of the behaviour and loving attitude that the Holy Prophet (P.B.U.H) had had. The article is divided into different main heading and each heading has an illustration to elaborate.

موضوع کی اہمیت وافادیت:

اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات ہے۔اسکی تعلیمات کے اندر شمول ہے، جو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ان تعلیمات کی عملی تطبیق کیلئے باری تعالی نے نبی کریم ﷺ کی بعثت فرمائی اور ان کے ذریعے اس دین کی تکمیل فرمائی۔وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ اور ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے بیان کریں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور تاکہ وہ لوگ فکر کریں[۱]

اس طرح آپ ﷺ کی ذات گرامی اس جہان کیلئے رحمت وہدایت اور اخلاق کا اکمل ترین نمونہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے(وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ) بیشک آپ اخلاق کے سب سے بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔[۲] زندگی کے تمام مراحل میں آپ ﷺ نے واضح ہدایت عطا فرمائیں۔انہی مراحل میں سے ایک مرحلہ وہ ہے جسے ہم بچپن کا مرحلہ کہتے ہیں۔انسانی زندگی میں مرحلہ طفولت سب سے حساس مرحلہ ہوتا ہے جس پر انسان کی بقیہ تمام زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔اس حساسیت کا اندازہ آپ ﷺ

* اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، میرپور یونیورسٹی آف سائنس و ٹیکنالوجی، آزاد جموں و کشمیر۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، میرپور یونیورسٹی آف سائنس و ٹیکنالوجی، آزاد جموں و کشمیر۔

کے اس قول سے ہوتا ہے۔مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین ہوتے ہیں جو اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔[۳] اس لیے بچوں سے محبت و شفقت کی ذیل میں آپ ﷺ کے قول و فعل تقریر سے بہت ساری تعلیمات منقول ہیں۔جو اس بات کی غمازی کرتی ہیں واقعی آپ ﷺ ہی انسانیت کے معلم اول ہیں۔

اس موضوع کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے مقالہ نگار نے اپنی بھرپور کوشش کی ہے کہ موضوع "رسول خدا ﷺ کی بچوں سے محبت" سے متعلق تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اس اہم پہلو کو معاشرہ میں اجاگر کیا جائے۔تاکہ والدین اپنے بچوں کے مستقبل کو سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں کامیاب اور روشن بنا سکیں اور قرآن حکیم کی اس آیت کے مصداق " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ " اے ایمان والو ! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تندخو سخت گیر ہیں، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو حکم بھی انھیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔[۴] اپنی اور بچوں کی عاقبت سنوار سکیں۔

زیر بحث موضوع کو مندرجہ ذیل ترتیب سے لکھا گیا ہے:-

- طفولت کا مفہوم اور مراحل
- بچوں کی دینی تربیت میں آپ ﷺ کی محبت کے پہلو
- عبادات میں آپ ﷺ کی بچوں سے محبت کے پہلو
- بچوں کی اخلاقی تربیت میں آپ ﷺ کی محبت کے پہلو
- حاصل کلام

طفولت کا مفہوم اور مراحل:

موضوع کی تفصیل میں جانے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم ضروری مصطلاحات کی تعریف بیان کریں تاکہ موضوع کو سمجھنے میں مدد ملے۔سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ بچپن کا اطلاق عمر کی کس حد پر ہوتا ہے۔ عربی زبان میں بچوں پر مندرجہ ذیل الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ طفل، صغیر، صبی، ذیل میں ان الفاظ کے معنی بیان کیے جارہے ہیں۔تاکہ بچپن کی عمر کی تحدید کی جاسکے۔

الطفل: جب تک بچہ نرم و نازک رہے اس وقت تک اسے طفل کہا جاتا ہے یہ اصل میں مفرد ہے مگر کبھی بمعنی جمع بھی آتا ہے چنانچہ قرآن میں ہے: (ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا)[۵] پھر تم کو نکالتا ہے کہ تم بچے ہوتے ہو۔ (أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا)[۶] یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں۔ طفل کی جمع اطفال آتی ہے۔ چنانچہ فرمایا: (وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ)[۷] اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں۔ اور طفلت طفولۃ وطفالۃ کے نرم و نازک ہونے کے ہیں۔ اور جس ہرنی کے ساتھ اس کا بچہ ہو اسے مطفل کہا جاتا ہے طفلت الشّمس اس وقت بولا جاتا ہے جب آفتاب نکلنے کو ہو اور ابھی تک اس کی دھوپ اچھی طرح زمین پر نہ پھیلی ہو۔[۸] اصطلاحا: (الطفولة) المرحلة من الميلاد إِلَى الْبلُوغ[۹] طفولت سے مراد پیدائش سے بلوغت تک کا مرحلہ ہے۔

الصغیر: صغر لغت میں: اس کا ماخذ "صغر صغرا فھو صغیر" ہے۔ حجم میں کم یا عمر میں چھوٹا ہونا، "صغیر" کی جمع: صغار ہے، نیز اسی سے "اصغر" اسم تفضیل آتا ہے۔[10] صغر، کبر کی ضد ہے، اور صغارت (چھوٹا ہونا) عظم (بڑا ہونا) کی ضد ہے۔ اصطلاح میں: ایک وصف جو انسان کیساتھ ولادت سے بالغ ہونے تک لاحق رہتا ہے۔

الصبا۔ صبا چند معانی پر بولا جاتا ہے، مثلاً کم عمری، نو عمری اور صبی، نوجوان سے کم والا، جس نے ابھی دودھ نہ چھوڑا ہو، لسان العرب میں ہے: صبی ولادت سے دودھ چھوڑنے تک کی عمر کا بچہ۔[11] اس لحاظ سے صبا، صغر سے خاص ہے۔ اس طرح بچپن کے دو مراحل ہیں:

۱-مرحلہ عدم تمیز:

یہ وہ مرحلہ ہے جب بچہ دودھ پینے کی عمر میں ہوتا ہے، اور اسے اپنی جبلی کمزوریوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا، وہ چیزوں کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا، اور وہ مکمل طور پر دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ سو اس مرحلہ پر اسے انتہائی شفقت، محبت و نرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مرحلہ ولادت سے شروع ہو کر تمیز پر ختم ہوتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ سے ہمیں اس مرحلہ کے حوالہ سے بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ جو آپ ﷺ کی بچوں کیساتھ کمال شفقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ کسطرح آپ ﷺ نے بچوں کیساتھ شفقت و رحمت کا معاملہ کیا اور ان کے احوال کا مکمل پاس کیا۔ اسکی بہترین مثال یہ حدیث ہے جسکو امام

بخاری نے نقل کیا ہے: عن عائشة رضی الله عنہا " أتی رسول الله ρ بصبيٍ فبال علی ثوبه فدعا بماء فأتبعه إياه "[۱۲] ام المومنین حضرت عائشہ (رض) کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوایا اور فورا اس پر بہایا۔

۲-مرحلہ تمیز:

یہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب بچہ مختلف چیزوں کے درمیان تمیز کرنے پر قادر ہو جائے ، بچے کے اجتماعی روابط پھیلتے ہیں اور اس میں چیزوں کے درمیان فرق کرنے کا ادراک پیدا ہوتا ہے۔ بایں معنی کہ اس کے پاس اتنی سمجھ ہو جس سے وہ نفع و نقصان میں فرق کر سکے۔ یہ لحاظ رہے کہ اس کی کوئی معین عمر نہیں جس سے اس کا علم ہو سکے ، بلکہ اظہار اور پختگی کی علامات سے تمیز کا پتہ چلتا ہے، چنانچہ بسا اوقات بچہ نہایت کم عمری میں مرحلہ تمیز پر جاتا ہے، اور کبھی کبھی دیر لگتی ہے۔ یہ مرحلہ بلوغ کیساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

اس مرحلہ میں بچے کی اخلاقی تربیت کا دائرہ کار بڑھ جاتا ہے اور اس پر مزید توجہ کی ضرورت پیش آتی ہے ۔اس مرحلے کے حوالے سے بھی ہمیں سیرت طیبہ ﷺ سے بے شمار مثالیں ملتی ہیں جو اس مسئلے کی حساسیت کا بین ثبوت ہیں کہ بچے کی اس مرحلہ میں محبت و شفقت کیساتھ ساتھ سرزنش بھی کرنا پڑتی ہے تاکہ اس کی اخلاقی تربیت میں کسی قسم کا بگاڑ نہ آئے، اور بلاشبہ یہ سب کچھ بچوں سے محبت ہی کی ایک دلیل ہے کہ آپ اپنے بچوں کے حوالے سے کسقدر فکر مند ہیں۔۔یقینا اس مرحلہ میں بچوں کیساتھ محبت و شفقت ان میں اعتماد پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ایک دفعہ آپ ﷺ نے انگور کے دو خوشے مجھے دیے کہ میں ایک خود کھالوں اور دوسرا اپنی ماں کو دے دوں (جبکہ میں وہ دونوں خود کھا گیا) سو آپ ﷺ کی جب میری والدہ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ نعمان نے آپکو انگور پیش کیے تو والدہ نے نفی میں جواب جس پر آپ ﷺ نے پیار سے میرا کان کھینچا اور مجھے دھوکے باز قرار دیا۔[۱۳]

اسکی دوسری مثال یہ حدیث ہے : جس میں عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں اور میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے ﷺ نے فرمایا کہ اے لڑکے ! اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے دائیں ہاتھ سے

کھا اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا، میں اس کے بعد اسی طرح ہی کھاتا تھا۔ سو یہ احادیث اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اس مرحلے میں بچوں کی ذہنی حالت کا مکمل پاس کیا اور نرمی و شفقت سے ان کی حکیمانہ توجیہ و اصلاح فرمائی۔

بچوں کی دینی تربیت میں آپ ﷺ کی محبت کے پہلو

اسلامی نظام حیات کی اساس عقیدہ توحید میں پنہاں ہے۔ ہر نبی نے اپنی دعوت کا آغاز اسی نقطہ سے کیا۔ اس لیے بچوں سے محبت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ انکی دینی تربیت کا آغاز سب سے پہلے عقیدہ توحید کی تعلیم سے کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ادراک کرتے ہوئے بچپن ہی میں بچوں میں اسکی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس ضمن میں آپ ﷺ نے بچوں کو عقیدہ کی تعلیم میں محبت و شفقت کے متنوع اسالیب اپنائے، کبھی پیار سے انہیں مخاطب کرکے تو کبھی انہیں اپنے سینے کیساتھ اپنائیت کا احساس دلا کر، ذیل میں اسکے شواہد نقل کیے جا رہے ہیں۔

بچوں کے عقائد کی اصلاح:

۔حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کرلیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ اس لئے کہ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔[۱۴]

بچوں کو قرآن کی ترغیب اور ان کیلئے دعا:

عن ابن عباس قال: ضمني رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال: «اللهم علمه الكتاب»ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے سینے کیساتھ لپٹا لیا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو (اپنی کتاب) کا علم عطا فرما۔[۱۵]

بچوں پر نظر بد کی فکر:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ يَبْكِي، فَقَالَ: " مَا لِصَبِيِّكُمْ هَذَا يَبْكِي، هَلَّا اسْتَرْقَيْتُمْ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جگہ داخل ہوتے ہوئے کسی بچے کے رونے کی آواز سنی تو فرمایا: کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟ کیا آپ نے نظر بد سے اسکا رقیہ کیا ہے؟[16]

عبادات میں آپ ﷺ کی بچوں سے محبت کے پہلو:

دین اسلام میں عبادات وہ شعائر ہیں جن کا مقصد بندے کا رخ اپنے رب کیطرف موڑنا ہوتا ہے۔اس طرح انکی بجاآوری سے بندہ اپنے آپکو اس مقصد پر قائم رکھتا ہے جس کیلیئے اس کائنات کی تخلیق کی گئی۔ گو کے طفولت میں بچہ شرعی تکالیف کا مکلّف نہیں ہوتا لیکن اگر اس مرحلہ میں بچے کو عبادات کی ترغیب دی جائے تو یہ عبادات اس کو مستقبل میں اس قابل بنادیتی ہیں کہ وہ نیک و صالح فرد بن کر سامنے آئے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی سے ہمیں عبادات کی ذیل میں بے شمار شواہد ملتے ہیں جن میں آپ ﷺ نے بچوں کیساتھ کمال شفقت کا مظاہرہ کیا۔ کبھی بچوں کی وجہ سے نماز میں طوالت کو ناپسند فرمایا تو کبھی بچوں کو محبت سے انکی ترغیب دلائی۔ذیل میں ان شواہد کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

بچوں کی وجہ سے نماز میں طوالت سے ممانعت:

-حضرت ابو مسعود انصاری (رض) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں فلاں فلاں آدمی کی وجہ سے جو ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے نماز سے رہ جاتا ہوں حضرت ابو مسعود (رض) کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس دن سے زیادہ غصہ میں کبھی نہیں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعض متنفر کرنے والے ہیں تم میں سے جو لوگوں کی امامت کرے تو وہ تخفیف کرے کیونکہ اس کی اقتداء میں بوڑھے ،بچے اور حاجت مند لوگ ہوتے ہیں۔[17]

-انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کردیتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس کی ماں سخت پریشان ہوجائے گی[18]

دوران نماز بچوں کی اصلاح:

ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔[19]

دوران نماز بچوں سے محبت:

ابو قتادہ (رض) کہتے ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھوں پر سوار تھیں، چناچہ آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی، جب رکوع کرتے تو اس کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔[20]

بچوں کی وجہ سے سجدہ میں طوالت:

عبداللہ بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز عشاء ادا کرنے کیلئے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ اس وقت حضرت امام حسن اور امام حسین کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اس وقت آگے بڑھے (نماز کی امامت فرمانے کیلئے) اور ان کو بٹھلایا زمین پر پھر نماز کے واسطے تکبیر فرمائی اور نماز شروع فرمائی۔ آپ ﷺ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ میں تاخیر فرمائی تو میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ صاحب زادے (یعنی رسول کریم ﷺ کے نواسے) آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ہیں اور اس وقت آپ ﷺ حالت سجدہ میں ہیں۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے نماز کے دوران ایک سجدہ ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ ﷺ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آگیا یا آپ ﷺ پر وحی نازل ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں تھی میرا لڑکا (نواسہ) مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو (برا) محسوس ہوا کہ میں جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد (کھیلنے کی خواہش) مکمل نہ ہو۔[21]

بچوں کی چاہت میں منبر سے اترنا:

ابن بریدہ، ابوموسی (رض) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین آگئے دونوں نے سرخ کرتے پہن رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آرہے تھے۔ آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اٹھالیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ

تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے ہوئے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اتر کر انہیں (گود میں) اٹھالیا۔[22]

بچوں کیلیئے حج کے ثواب کی نوید:

عن ابن عباس، عن النبي صلى الله عليه وسلم لقي ركبا بالروحاء، فقال: «من القوم؟» قالوا: المسلمون، فقالوا: من أنت؟ قال: «رسول الله»، فرفعت إليه امرأة صبيا، فقالت: ألهذا حج؟ قال: «نعم، ولك أجر»[۲۳] حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے فرمایا کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی اس کا اجر ملے گا۔

بچوں کی اخلاقی تربیت میں آپ ﷺ کی محبت کے پہلو

بلاشبہ آپ ﷺ کو اخلاق کے سب سے عالی رتبہ پر فائز تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عالم انسانیت کو اخلاقیت کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس کی گواہی باری تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: (وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ)[۲۴] ایک جگہ خود آپ ﷺ نے بھی اپنی بعثت کا مقصد بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: (إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق)[۲۵] "مجھے تو اس لیے بھیجا گیا ہے تاکہ میں نیک خصلتوں اور مکارم اخلاق کی تکمیل کروں" اسی کو سراہتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے اخلاق حسنہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: كان خلقه القرآن۔ یہاں تک کہ آپ کے ان اخلاق عالیہ سے آپ ﷺ کے دشمن بھی فیضیاب ہوئے جس کی وجہ سے باری تعالیٰ کو قرآن مجید میں گواہی دینا پڑی۔ اس طرح آپ کے اخلاق عالیہ سے جہاں تمام مخلوقات مستفید ہوئیں وہاں بچے بطور خاص آپ ﷺ کی محبت و رفق کا عنوان رہے۔ ذیل میں ہم اس کے چند شواہد ذکر کریں گے۔ تاکہ والدین اپنی اولاد کی تربیت کا سماں پیدا کرکے دین و دنیا کی سعادتوں کو سمیٹ سکیں۔

بچوں کو خوبصورت ناموں (کنیت) سے پکارنا:

انس (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خلق کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے اچھے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا، (راوی کا بیان ہے کہ) غالباً اس کا دودھ چھوٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ ﷺ مزاحاً فرماتے «یاابا عمیر، ما فعل النغیر» اے ابو عمیر نغیر کو کیا ہوا، نغیر ایک پرندہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا اور اکثر نماز کا وقت ہوتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے، جس فرش پر آپ

تشریف فرما ہوتے اس کے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم دیتے پھر آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہو جاتے ہم بھی آپ پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔[۲۶]

وضاحت: نغیر گوریا کی مانند ایک چڑیا ہے جس کی چونچ لال ہوتی ہے، ابو عمیر نے اس چڑیا کو پال رکھا تھا اور اس سے بہت پیار کرتے تھے، جب وہ مر گئی تو نبی اکرم ﷺ تسلی مزاح کے طور پر ان سے پوچھتے تھے۔-عن أنس بن مالك، أن النبي ﷺ قال له: يا ذا الأذنين، قال محمود: قال أبو أسامة: يعني مازحه. حضرت انس بن مالک (رض) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے دو کانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔[۲۷]

پیار سے بچوں کے رخسار پر ہاتھ پھیرنا:

حضرت جابر بن سمرہ (رض) سے روایت کی، کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ سامنے کچھ بچے آئے تو آپ ﷺ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے نبی کریم ﷺ نے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا ہو۔[۲۸]

بچوں کو کندھوں پر بیٹھانا:

حضرت براء بن عازب (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی (رض) کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔[۲۹]

بچے کے چہرے پر اپنے منہ مبارک سے وضو کا پانی پھینکنا:

عن محمود بن الربيع، قال: «عقلت من النبي صلى الله عليه وسلم مجة مجها في وجهي وأنا ابن خمس سنين من دلو»[۳۰] محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے منہ پر کلی کی تھی اور میں پانچ سال کا بچہ تھا۔ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: وفعله النبي ﷺ مع محمود إما مداعبة منه أو

ليبارك عليه بها كما كان ذلك من شأنه مع أولاد الصحابة[۳۱]۔ایسا آپ ﷺ نے بطور مداعبہ یا برکت کیلیئے کیا جیسا کہ آپ ﷺ کا اولاد صحابہ کیساتھ محبت و شفقت کا معمول تھا۔

بچی کی دلجوئی کیلیئے آپ ﷺ کا اسے اپنے ساتھ کھیلتے رہنے دینا:

ام خالد بنت سعید کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور میں ازار و قمیص پہنے ہوئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنہ سنہ (عبداللہ کا بیان ہے کہ سنہ حبشی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں) ام خالد کا بیان ہے کہ میں خاتم نبوت سے کھیلنے لگی، میرے والد نے مجھے اٹھا لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کھیلنے دو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابلی واخلقی تین بار فرمایا یہ کپڑا پرانا ہو اور پھٹ جائے (مراد دیر تک رہے) عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ کپڑا بہت دنوں تک رہا۔[32]

بچوں کا بوسہ لینا:

۔حضرت ابوہریرہ (رض) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی (رض) کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے،اقرع نے کہا کہ میرے پاس دس بچے ہیں، میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔[33]

۔حضرت عائشہ (رض) کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو بوسہ نہیں دیتے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو کھینچ لیا ہے تو اس میں کیا کروں۔[34]

بچیوں سے حسن سلوک کرنے والے پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دینا:

حضرت عائشہ (رض) زوجہ نبی ﷺ کا بیان ہے کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر میرے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس کو میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا، میں نے وہ اسے دے دی، اس نے اپنی بیٹیوں میں تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چل دی، نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص ان بچیوں کو کچھ بھی دے دے اور ان کے ساتھ احسان کرے تو یہ ان کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب (کا ذریعہ) ہوں گی۔[35]

کافروں کے بچوں کے قتل کی ممانعت کرنا:

عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی غزوہ میں کسی عورت کو مقتول پایا تو آپ ﷺ سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور یہ حکم صادر فرمایا عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔[36]

-حضرت سلیمان بن بریدہ (رض) اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر بناتے تو آپ ﷺ اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور جو ان کے ساتھ ہوں ان کے ساتھ مسلمان (مجاہدین) کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو عہد شکنی نہ کرو اور مثلہ (یعنی کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑی جائے) نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔[37]

بچوں کو دعا دینا اور شفقت سے انکے سر پر ہاتھ پھیرنا:

-حضرت انس (رض) سے روایت ہے کہ میری والدہ ام انس (رض) مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، انھوں نے اپنی آدھی اوڑھنی سے میری کمر پر چادر باندھ دی تھی اور اوڑھنی میرے شانوں پر ڈال دی تھی۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! یہ انیس (انس کی تصغیر) ہے میرا بیٹا ہے، میں اسے آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ یہ آپ کی خدمت کرے، آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کریں تو آپ نے فرمایا: "اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر۔ حضرت انس (رض) نے کہا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی گنتی سو کے لگ بھگ ہے۔ [38]

-عن أنس قال: «كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزور الأنصار فيسلم على صبيانهم، ويمسح برءوسهم، ويدعو لهم»انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ انصار کی زیارت کرتے، انکے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور انکے کیلئے برکت کی دعا فرماتے۔[39]

بچوں کو ہدیہ دینا:

-حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب (کسی موسم کا) پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: "اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں ہمارے پھلوں

میں ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت فرما" پھر آپ وہ پھل اپنے پاس موجود بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔[۴۰]

-ام المؤمنین سیدہ عائشہ (رض) بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نجاشی کے ہاں سے کچھ زیورات آئے جو اس نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیے تھے ان میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی جس کا نگینہ حبشی انداز کا تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے لکڑی سے تھاما اور آپ ﷺ اس سے اعراض کرنے والے تھے۔ یا آپ ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں سے پکڑا پھر (اپنی نواسی) زینب کی بیٹی امامہ دختر ابی العاص کو بلایا اور فرمایا بیٹا! یہ تم پہن لو۔[۴۱]

بچوں کیساتھ گرمجوشی سے پیش آنا:

-حضرت ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے (فتح کے موقع پر) تو عبدالمطلب کی اولاد نے (جو مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا۔ (یہ سب بچے ہی تھے) آپ نے از راہ محبت ایک بچے کو اپنے سامنے اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔[42]

-حضرت عبداللہ بن جعفر (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو گھر کے بچے آپ ﷺ سے جا کر ملتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو میں آپ ﷺ سے ملنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا پھر حضرت فاطمہ (رض) کے لخت جگر آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم تینوں ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔[43]

بچوں پر رحمت کی تلقین:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بچوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[44]

بچوں کی عیادت کرنا:

حضرت انس (رض) سے روایت ہے کہ ایک یہودی بچہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار پڑا۔ تو اس کے پاس نبی اللہ ﷺ عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا اسلام لے آ! اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس کھڑا تھا اس نے اپنے بیٹے سے کہا ابوالقاسم ﷺ کا کہا مان اور وہ اسلام لے آیا تو نبی ﷺ یہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔[45]

۔حضرت انس بن مالک (رض) سے روایت ہے کہ میں نے بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ بچوں پر شفقت فرمایا کرتے تھے (آپ ﷺ کے لخت جگر) حضرت ابراہیم عوالئی مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور آپ ﷺ وہاں چلے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور آپ ﷺ ان کے گھر میں بھی چلے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند لوہار تھا تو آپ ﷺ اپنے بچے کو لیتے اس سے پیار کرتے پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے آتے عمرو کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم انتقال کر گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم (رضی اللہ عنہ) میرا بیٹا ہے اور وہ رضاعت کی حالت میں ہی انتقال کر گیا ہے اب اس کے لئے دو انائیں ہیں جو اسے جنت میں رضاعت کی مدت پوری ہونے تک دودھ پلائیں گی۔[46]

بچوں کے بارے میں فکر مند ہونا:

حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کی تاریکی آنے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے باز رکھو کیونکہ اس وقت میں شیاطین پھیل جاتے ہیں اور جب تھوڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہیں اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔[۴۷]

بچوں سے دھوکہ کرنے کی ممانعت:

سیدنا عبداللہ بن عامر (رض) کہتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا۔ ادھر آؤ، چیز دوں گی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے میری والدہ سے دریافت فرمایا" تم اسے کیا دینا چاہتی ہو ؟ " انہوں نے بتایا کہ میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا۔" اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔[۴۸]

حاصل کلام:

- ہمارے لیے بچوں کی صحیح نہج پر تربیت کیلئے اسوہ رسول ﷺ ہی وہ واحد معیار ہے جس سے ہم اپنے گھرانوں اور معاشروں کو مستقبل کا ایک کامیاب انسان فراہم کر سکتے ہیں۔
- بچوں کی اچھی تربیت کے ذریعے معاشرے کو بہترین پیداوار دینا والدین اور اساتذہ کی اولین ذمہ داری ہے۔اس مقصد کے حصول کیلئے اوپر دی گئی تعلیمات کے بغیر ان مقاصد کا حصول ناممکن ہے۔

- بچپن کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ پر ہے۔ کیونکہ بچہ جس کا ضمیر بالکل صاف ،اور جسکی روح بے داغ ہوتی ہے اور جسکا دل مثل آئنیہ ہوتا ہے، اگر اس کی اچھی تربیت کی جائے تو وہ اچھا انسان بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اس سے لاپرواہی برتی جائے تو وہ والدین ، خاندان اور معاشرے کیلئے ایک موذی انسان بن سکتا ہے۔
- بچہ فطرتا نیک اور پاک ہوتا ہے اور وہی کچھ بنتا ہے جو اسکو اسکے والدین اور ارد گرد کا ماحول بناتا ہے۔ اگر بچوں کی صحیح پرورش نہ کی گئی تو انکی شخصیت پر دیگر منفی عوامل کا اثر پڑ سکتا ہے جسکا تدارک بڑی عمر میں پہنچ کر ناممکن ہو سکتا ہے۔
- بچوں کو ایسے کاموں میں مصروف رکھا جائے جو اس کی عمر ، دلچسپی اور صلاحیت کے عین مطابق ہوں۔ ان کے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے، اور انکے رویوں پر گہری نظر رکھی جائے۔ اچھے رویوں کو پہچان کر انکی تعریف اور غلط رویوں کی حکمت سے اصلاح کرنی چاہیے۔
- والدین کو اپنی معاشی فکر کیساتھ ساتھ سب سے اس بات کی فکر ہونی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو انکا وقت دیں۔ اگر معاشی تگ و دو میں زیادہ الجھنے کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کی تربیت کیلیئے صرف مالی ایثار کو کافی سمجھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں بچہ ان عواطف وجذبات سے محروم ہو جائے گا جو اسکی شخصیت میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔
- موجودہ معاشروں میں بد نظمی ، بے چینی ، بے حرمتی اور خود غرضی کی جو وبا پھیلتی جارہی ہے اسکی بنیادی وجہ والدین کا تربیت کے ان اصولوں سے جہالت ہے جنکا ہم نے اوپر تذکرہ کیا ہے۔ دوسرا بچپن کے زمانے کی اہمیت کا ادراک نہ ہونا ہے۔ اگر سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں اس مرحلے کے حوالے سے دی گئی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ان امراض کو بروقت قابو کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔۔ النحل۔۴۴

۲۔۔القلم۔ ۳

۳۔۔صحیح البخاری۔کتاب الجنائز،باب أذا أسلم الصبي فمات..،۹٤/۲، المحقق :محمد زهير، الناشر دار طوق النجاة،الطبعة الأولى ١٤٢٢ھ

۴۔۔سوره التحریم۔ ٦

٥.۔غافر۔ ٦٧
٦.۔النور۔٣١
٧.۔النور۔٥٩
٨.۔ مفردات في غريب القرآن .المؤلف: أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهانى،ص :٥٢١،المحقق: صفوان عدنان الداودي،
دار القلم ، بيروت.
٩.۔ معجم الوسيط۔ مجمع اللغة العربية ، القاهرة، الناشر : دار الدعوة .
١٠.۔ لسان العرب. لإبن منظور،٤٥٨/٤۔ والمعجم الوسيط ، ص ٥١٥.
١١.۔ لسان العرب ۔٤٥٠/١٤
١٢.۔صحيح البخاري ،كتاب الوضوء، باب بول الصبيان ٥٤/١
١٣.۔ مسند الشاميين. لإمام الطبراني ، المحقق : حمدي بن عبدالمجيد، الناشر: مؤسسة الرسالة –بيروت ، الطبعة الأولى ١٩٨٤م.
١٤.۔ سنن الترمذي.٢٤٨/٤ ، المحقق :بشار عواد،الناشر :دار الغرب الإسلامي .بيروت.
١٥.۔ صحيح البخاري.كتاب فضائل القرآن،باب تعليم الصبيان القرآن،٢٦/١.
١٦.۔مسند الإمام أحمد.٥٠٠/٤٠، المحقق شعيب الأرنؤوط وآخرون، الناشر:مؤسسة الرسالة ،ط:الأولى ١٤٢١هـ،٢٠٠١م.
١٧.۔المعجم الأوسط .لإمام الطبراني ، المحقق : طارق بن عوض، ٣٣٩/٢،الناشر :دار الحرمين القاهرة.
١٨.۔صحيح البخاري.كتاب الأذان،باب:باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي،١٤٣/١.
١٩.۔سنن النسائي . كتاب الإمامة،الجماعة إذا كانوا اثنين، ١٠٤/٢.تحقيق :عبدالفتاح أبوغدة،مكتب المطبوعات حلب،ط:الثانية ١٩٨٦م.
٢٠.۔ كتاب الصلاة ،باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ١٠٩/١۔
٢١.۔سنن النسائي .كتاب التطبيق ،باب هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة، ٢٢٩/٢،
٢٢.۔سنن النسائي ۔كتاب صلاة العيدين،نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ١٩٢/٣.
٢٣.۔صحيح مسلم.كتاب الحج،باب صحة حج الصبي وأجر من حج به ،٩٧٤/٢.
٢٤.۔القلم .٤
٢٥.۔السنن الكبرى .لإمام البيهقي.٣٢٣/١٠،المحقق: محمد عبد القادر عطا،الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات،ط:الثالثة ٢٠٠٣م.

۲٦.۔ صحيح البخاري.كتاب الأدب،باب الكنية للصبي..،٤٥/٨.

۲۷.۔سنن الترمذي.أبواب البروالصلة،باب ما جاء في المزاح، ٣٢٦/٣.

۲۸.۔ صحيح مسلم ،كتاب الفضائم، باب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم ولين مسه والتبرك بمسحه، ١٨١٤/٤

المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي،الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت

۲۹.۔صحيح مسلم.كتاب فضائل الصحابة،باب فضائل الحسن والحسين،١٨٨٣/٤.

۳۰.۔صحيح البخاري.كتاب العلم،باب:متى يصح سماع الصغير؟،٢٦/١.

۳۱.۔فتح الباري شرح صحيح البخاري۔لإبن حجر العسقلاني،١٧٢/١،الناشر دارالمعرفة بيروت،ط:١٣٧٩هـ.

۳۲.۔ صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب من ترك صبية غيره حتى تلعب به، أو قبلها أو مازحها،٧/٨.

۳۳.۔صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،٧/٨

۳۴.۔صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،٧/٨

۳۵.۔صحيح البخاري.كتاب الأدب ، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،٧/٨

۳٦.۔صحيح البخاري.كتاب الجهاد والسير ، باب قتل الصبيان في الحرب،٦١/٤.

۳۷.۔صحيح مسلم.كتاب الجهادوالسير، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث، ووصيته إياهم بآداب الغزو وغيرها، ١٣٥٧/٣.

۳۸.۔صحيح مسلم .كتاب الفضائل، باب من فضائل أنس بن مالك رضي الله عنه، ١٩٢٩/٤.

۳۹.۔سنن الكبرى.للنسائي، كتاب المناقب،٧أبناء الأنصار رضي الله عنهم،/٣٨٦.حققه:حسن عبد المنعم شلبي،الناشر مؤسسة الرسالة ٢٠٠١

۴۰.۔صحيح مسلم .كتاب الحج، باب فضل المدينة، ١٠٠٠/٢

٤١.۔سنن أبي داؤد.كتاب الخاتم،باب ما جاء في الذهب للنساء ٩٢/٤.

٤٢.۔صحيح البخاري.كتاب اللباس،باب الثلاثة على الدابة،١٦٩/٧.

٤٣.۔صحيح مسلم .كتاب الفضائل، باب فضائل عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما، ١٨٨٥/٤

۴۴.۔سنن الترمذي .كتاب أبواب البر والصلة،باب ما جاء في رحمة الصبيان ،٣٨٥/٣.

۴۵.۔صحيح البخاري.كتاب الجنائز،باب إذا أسلم الصبي فمات، هل يصلى عليه، وهل يعرض على الصبي الإسلام،٩٤/٢۔

٤٦.۔صحيح مسلم .كتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك،١٨٠٨/٤.

۴۷.۔صحيح البخاري.كتاب بدء الخلق،باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال،١٢٨/٤.

۴۸.۔سنن أبي داؤد.كتاب الأدب،باب في التشديد في الكذب،٢٩٨/٤.